اسلام میں پردے کا حکم

ابوحذیفہ عزیز احمد

﴿وقرن فی بیوتکن و لا تبرجن تبرج الجاھلیة الأولیٰ و أقمن الصلوٰة وآتین الزکاة و أطعن الله ورسوله﴾ (الاحزاب ۳۳) ''اوراپنے گھروں میں قرار سے رہو، قدیم جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار کا اظہار نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔''

آج کل مغربی تہذیب کے علمبردار اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کے حقوق چھین لئے ہیں، اور عورتوں کے حقوق چاردیواری کے اندر تک محدود کر رکھا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی تہذیب کے اپنانے والوں کی وجہ سے آج دنیا میں کتنی فحاشی وعریانی پھیل چکی ہے، مسلم ممالک میں سے یورپین تہذیب کی تقلید میں ترکی سرفہرست ہے۔ جہاں فحاشی وعریانی کو باقاعدہ سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ یہاں عورتیں نیم عریاں ہوکر پھرتی رہتی ہیں۔ ہم آپ کو بتائیں گے کہ اس میں بے پردگی کس طرح شروع ہوئی۔

پرویز کی آئیڈیل شخصیت ترکی کے کمانڈر مصطفیٰ کمال نے میڈیا کے زور پر ''غازی اتاترک'' کے نام سے شہرت حاصل کی اس نے جب خلافت ختم کر کے حکومت سنبھالی تو سکولوں کے تعلیمی نصاب کو بدل کر مغربی تہذیب اور یورپی ممالک کے مضامین کو شامل کیا۔ اور سکولوں میں مسلم اساتذہ کے بجائے انگریز ٹیچرز بھرتی کیے۔ (تاکہ نئی نسل کی تربیت خالص یورپی طرز پر ہو) تو مسلمانوں نے اپنے بچوں کو سکولوں سے نکالا اور نجی مدارس قائم کر کے انہیں تعلیم دینے لگے۔ گرلز سکول تو بالکل ویران ہوگئے۔ مصطفیٰ کمال کو اس حربے میں ناکامی ہوتی دکھائی دی تو ایسی استانیاں بھرتی کیں جو بظاہر برقعوں ہی میں ملبوس تھیں اور اصل میں اسلام کے مخالف تھیں۔ وہ کلاس میں برقعوں کو اتار کر دستانوں کو نکال کر بچیوں کو یہ بات سمجھاتی تھیں کہ اسلام ان برقعوں، دستانوں تک محدود نہیں، بلکہ عورتوں اور مردوں کے یکساں حقوق ہونے چاہیں۔

انسان کی دونوں جنسوں (مرد عورت) دونوں کا خالق ورازق ہی خوب جانتا ہے کہ بنی نوع انسان کی دنیا کی سعادت اور آخرت کی کامرانی کس چیز میں ہے۔ اسی ذات واحد نے مرد اور عورت کے دائرہ کار خود متعین کردیے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿الرجال قوامون علی النساء﴾ مرد عورتوں پر حاکم ہیں (سورۃ النساء ۳۴)۔

اسلام نے جو حقوق عورتوں کو دیے ہیں وہ کسی اور مذہب نے نہیں دیے، اسلام یہ حکم دیتا ہے ﴿وقرن فی

بیوتکن ﴾اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔مطلب یہ ہے کہ بغیر ضرورت گھر سے باہر نہ نکلو۔اس میں وضاحت کردی گئی ہے کہ عورت کادائرہ کار اور اس کا مشن امور سیاست نہیں، بلکہ اندرون خانہ کے امور سرانجام دینا ہے۔﴿**ولاتبرجن**﴾اس میں گھر سے نکلنے کے آداب بیان کیے ہیں۔اگر باہر جانے کی ضرورت پیش آجائے تو بناؤسنگار کر کے بے پردہ ہوکر لوگوں کو بے حیائی اور بدنظری کی دعوت دیتی ہوئی نہ نکلو، بلکہ سادہ لباس میں ملبوس ہوکر باحیا اور باوقار ہوکر نکلو۔﴿**وأقمن الصلوة**﴾ کا مقصد یہ ہے﴿**ان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر**﴾(سورة العنكبوت آيت ٤٥)۔"یقیناً نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔"

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکنے کا سبب بنتی ہے۔تو جب تم نماز قائم کرتی رہوگی تو اس کی برکت سے تم بے حیائی اور بے پردگی سے محفوظ رہوگی۔

﴿**قل للمؤمنين يغضوا من أبصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك أزكى لهم**﴾

''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔'' (سورة النور ٣٠)۔**عن جرير قال سألت رسول الله ﷺ عن نظرة الفجأة فقال : {اصرف بصرك}**'' حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نگاہ پڑنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیرلو'۔(رواه مسلم كتاب الاستئذان ٢/٢١٢، أبو داؤد النكاح ٢/٦٠٩)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:"**لاتتبع النظرة النظرة فان لك الأولى وليست لك الآخرة**"۔(رواه أبو داؤد كتاب النكاح (باب ٤٤)، ٢/٦١٠)وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب لانعرفه الا من حديث شريك ـ ابواب الآداب ،باب ما جاء عن نظرة الفجاءة ٢/٥١١) ''یعنی اے علی: پہلی غیرارادی نظر تجھے معاف ہے لیکن دوسری بار دیکھنا تیرے لئے معاف نہیں''۔اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ کسی عورت کے حسن کی طرف شہوت کی نظر سے مت دیکھو ورنہ (**فزنا العينين النظر وزنا اللسان المنطق**) (رواه البخاري ، كتاب الاستئذان ٢/٩٢٢ ، مسلم كتاب القدر حديث ٢٦٥٧، أبو داؤد ١/٦١١،۔)

﴿**ويحفظوا فروجهم**﴾کا مطلب یہ ہے کہ اپنی شرمگاہ کو ناجائز استعمال سے بچائیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں گا۔(رواه البخاري)

مسند احمد کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو تو میں تمہارے لئے جنت کا

ضامن ہو جاؤں گا......اور شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اور آنکھوں کو نا محرم سے نیچی رکھو۔''

عورتوں کو بھی نظر نیچی رکھنے کا حکم ہے، صرف مرد کیلئے خاص نہیں ۔ سورۃ النور آیت ۳۱ میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ وقل للمؤمنٰت يغضضن من أبصارهن ويحفظن فروجهن ﴾ ''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔جس طرح مردوں کے لئے عورتوں کو دیکھنا ممنوع ہے، اسی طرح عورتوں کو بھی غیر مردوں کی طرف دیکھنا ممنوع ہے۔اس لئے کہ حدیث میں بدنیتی سے دیکھنے کو بھی زنا کہا گیا ہے۔''

معلوم ہوا کہ غلط کام کی ابتداء بھی نظر سے ہوتی ہے، امام ابن القیم اپنی کتاب "الداء والدواء "میں نظر کے خطرات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

كل الحوادث مبدؤها من النظر　　　ومعظم النار من مستصغر الشرر

''تمام آفتیں نظر بازی سے شروع ہوتی ہیں، اور بڑی آگ چھوٹی چھوٹی چنگاریوں سے ہوتی ہے۔''

كم نظرة بلغت في قلب صاحبها　　　كمبلغ السهم بين القوس والوتر

''بسا اوقات نظر بازی دل میں اس طرح گھب جاتی ہے جس طرح تیر کمان اور تانت کے درمیان میں ہوتی ہے''۔

يسر مقلته ما ضر مهجته　　　لا مرحبا بسرور عاد بالضرر

اس کی آنکھ ایسی چیز سے خوش ہو رہی ہے جو اس کے لئے وبال جان ہے۔ایسی خوشی نامبارک ہو جو نقصان لائے۔

نظر بازی سب سے بڑی آفت اس لئے ہے کہ اس سے غم اور دلی سوزش پیدا ہوتی ہے، نظر ایسا تیر ہے کہ جس کو دیکھے اس کو نہیں لگتا، بلکہ دیکھنے والے کے اپنے دل کو زخمی کر دیتا ہے۔

يا راميا بسهام اللحظ مجتهدا　　　أنت القتيل بما ترمي فلا تصب

''اے نظر کی تیراندازی میں کوشش کرنے والا تو ہی اپنی تیر سے مقتول ہوگا''۔

یہ نظر بازی دل کو زخمی کرتی ہے اور اس سے زخم پر زخم لگتے ہیں مگر دیکھنے والے کو محسوس نہیں ہوتا بعد میں اس کو تکلیف ہوتی ہے۔

مازلت تتبع نظرة في نظرة　　　في اثر كل مليحة ومليح

وتظن ذلك دواء جرحك　　　وهو في التحقيق تجريح على تجريح

فذبحت طرفك باللحاظ وبالبكاء　　　فالقلب منك ذبيح أيّ ذبيح

''جس طرف تو نظر پر نظر لگائے رہتا ہے اور اس نظر بازی کو اپنے زخم کی دوا خیال کرتا ہے، حالانکہ اسی سے ہی تمہارے

دل میں زخم پر زخم لگتے ہیں۔تم نے نظر بازی اور رونے دھونے سے اپنی آنکھوں کو کھودیا اور دل کو بری طرح ذبح کیا''۔

بہر حال نظر کے فتنے کا کوئی ذی عقل شخص انکار نہیں کرسکتا، اس فتنے کو ختم کرنے کے لئے قرآن نے مرد اور عورت دونوں پر (غض بصر) کا حکم نافذ فرمایا۔

لیکن افسوس صد افسوس! آج کل کے برائے نام مسلمان خود ہی اپنی بیویوں کو سولہ سنگھار سے آراستہ کرا کے نیم عریاں حالت میں بازاروں اور پارکوں میں لیے پھرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اکبرالہ آبادی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں — اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا ؟ — کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا
دیگر وہ شوکت و شان زندگانی نہ رہی — غیرت کی حرم میں پاسبانی نہ رہی
پردہ اٹھا تو کھل گیا اے اکبر — اسلام میں اب وہ لن ترانی نہ رہی

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: { صنفان من اهل النار لم أرهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤ وسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذاوكذا }(رواه مسلم۲/۲۰۵ باب النساء الكاسيات العاريات) ''دو قسم کے دوزخی لوگ ایسے ہیں جن کو ابھی میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جس سے لوگوں کو (ظلماً) ماریں گے۔اور دوسری وہ عورتیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوں گی اور حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی۔اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہوں گی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ایک جانب جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جاتی ہے''۔ مطلب یہ ہے کہ وہ باریک یا چست کپڑے پہنے ہوں گی یا نیم عریاں ہوں گی جس سے ان کا بدن جھلکے گا۔گویا وہ ظاہر میں ملبوس ہیں مگر حقیقت میں وہ ننگی ہیں۔

علامہ نوویؒ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ ''بدن کا کچھ حصہ پوشیدہ اور کچھ ظاہر کرے گی،، مسلماں عورتوں کو چاہئے کہ وہ پردے کا اہتمام کریں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کریں۔

جس سے آنچل بھی دوپٹے کا سنبھالا نہ گیا
اس سے خاک مرے گھر کی حفاظت ہوگی!